۲۰ صَفَرُ الْمُظَفَّر ١٤٤٣ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط:73)

بُڑھاپا سُکون سے گزارنے کا نُسخہ

- شادی کے بعد والدین سے الگ ہو جانا کیسا؟ 01
- اِنسان کے لیے کون سا دِن منحوس ہوتا ہے؟ 08
- کیا فالج زدہ پر کبوتر کا خون لگانا جائز ہے؟ 19
- کیا موبائل سے قرآنی آیات Delete کرنا قیامت کی نشانی ہے؟ 19

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بڑھاپا سُکون سے گزارنے کا نُسخہ(1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے، جو جمعہ کے دِن مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اس کے 80 سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شادی کے بعد والدین سے الگ ہو جانا کیسا؟

سُوال: شادی کے بعد اپنے والدین سے علیحدہ ہو جانا کیسا ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں جیسے گھر تنگ (یعنی چھوٹا) ہے اور والدین بھی یہی چاہتے ہیں کہ بیٹا الگ ہو جائے اس صورت میں الگ ہونے میں حرج نہیں۔ اگر گھر میں مَسائل ہیں تو والدین کی رضا مندی سے الگ ہو یعنی والدین خوشی سے اِجازت دے دیں تو الگ ہو جائے۔ صرف بیوی کی حمایت کرنا اور ماں کو بُرا بھلا کہنا اور اس طرح لڑ بھڑ کر الگ ہو جانا بہت بُرا ہے۔ بعض لوگ بوڑھے ماں باپ کو دھکا مار دیتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اگر بوڑھے ماں باپ کی طرف سے کچھ آزمائش ہو تب بھی اپنی بیوی کی ذہن سازی کرنی چاہیے، اسے سمجھانا چاہیے کہ ”ان کا بڑھاپا ہے صبر کرو، بَرداشت کرو اور تم زبان مَت چلاؤ، اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ سارے مَسائل حل ہو جائیں گے۔“ جب بہو زبان کھولتی

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۰ صفرُ المظفّر ۱۴۴۱ھ بمطابق 19 اکتوبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی اوقات مخصوصۃ... الخ، ص ۳۹۸۔

www.dawateislami.net

ہے تو مُعاملہ خراب ہو جاتا ہے، اِس طرح سمجھا کر کام چلایا جائے۔

ساس اپنی بہو سے بنا کر رکھے ورنہ آزمائش ہو سکتی ہے!

ساس کو بھی چاہیے وہ بہو کو اپنی بیٹی کی طرح رکھے اور اسے کچھ بُرا بھلا نہ کہے اِنْ شَآءَ اللہ اِس طرح گھر چلتا رہے گا، پھر مستقبل میں پوتا پوتی ہوں گے تو گھر کی رونق میں اِضافہ ہو گا۔ اگر خواہ مخواہ بہو کو کچھ نہ کچھ کہتی رہے گی تو یہ سب لڑ بھڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ پھر آگے جن پریشانیوں کا سامنا ہو گا وہ الگ ہیں۔ ظاہر ہے یہ دونوں بوڑھا بوڑھی ایک ساتھ ہی اِنتقال کریں یہ ضَروری نہیں ہے۔ اگر ان میں سے ایک کا اِنتقال ہو گیا اور دوسرا رہ گیا یا رہ گئی تو اس پر جو آزمائش کے پہاڑ ٹوٹیں گے یہ تو وہی بتا سکتا ہے جس پر گزری ہو۔ بہو کو لڑ بھڑ کر الگ نہ کریں، اس سے بنا کر رکھیں بلکہ بوڑھے والدین کو چاہیے اگر سکھی رہنا چاہتے ہیں اور اپنا بڑھاپا سُکھ اور چین کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں تو جوان اَولاد اور اپنی بہو بیٹیوں سے بنا کر رکھیں۔ اگر بہو کچھ کمزور باتیں کر بھی دیتی ہے تو آپ صبر کریں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو اس کا ثواب ملے گا اور بہت جلد بہو کا بھی ذہن بن جائے گا، پھر وہ آپ کی خود ہی خدمت کرے گی، آپ کے پاؤں دبائے گی، چاہیں تو اس کا تجرِبہ کر کے دیکھ لیں۔

جوان اَولاد سے بگاڑنے کا نقصان

میں نے ایسے بوڑھے بھی دیکھے ہیں جن بے چاروں کا کوئی بھاؤ تک نہیں پوچھتا، ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں آتے رہتے ہیں اور ایک ہی بات بولتے ہیں کہ ہم وقفِ مدینہ ہونا چاہتے ہیں آپ لوگ ہمیں رکھ لو، ہمیں گھر سے نکال دیا ہے۔ کئی کیس ایسے آتے ہیں لیکن ان میں کوئی بھی اپنے بارے میں نہیں بتاتا کہ میری زبان بھی کٹاری کی طرح چلتی تھی، زبان نہیں تھی تلوار تھی بلکہ دو دھاری تلوار کی طرح زبان چلاتا تھا اس وجہ سے نکالا ہے۔ اگرچہ اَولاد اس وجہ سے بھی باپ کو نہیں نکال سکتی، جس نے ایسا کیا ہے غَلَط کیا لیکن اپنا قصور بھی یاد رکھنا چاہیے۔ بعض بچے اپنے والدین کو اولڈ ہاؤس میں دھکیل دیتے ہیں اور وہاں بے چارے بوڑھوں کا جو حِساب کتاب ہوتا ہے بس اللہ پاک رحم فرمائے۔ یہ بوڑھے ایسے ہی یہاں تک نہیں پہنچتے بلکہ ان کے پیچھے پوری پوری داستانیں موجود ہوتی ہیں ان کے

www.dawateislami.net

بھی اپنے کئی قصور ہوتے ہیں۔

بڑھاپا سُکون سے گزارنے کا نسخہ

جو بوڑھا ہنس مکھ ہوتا ہو گا، پیار کرتا ہو گا، اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہو گا، کھانا کھا کر اپنے برتن لرزتے ہاتھوں سے رکھنے جائے گا تو بہو بھاگتی ہوئی آئے گی اور کہے گی کہ ”نہیں ابو یہ کام کرنے کے لیے میں ہوں، آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں؟“ واقعی اس وقت مزے کو بھی مزہ آجائے گا، آپ کا گھر ایسا آباد ہو گا جس کی مثالیں دی جائیں گی۔ لیکن اگر آپ آڈر پر آڈر دیئے جائیں گے تو بہت مشکل ہو جائے گی۔ یہ بہت حکمت بھری باتیں ہیں ابھی جو جوان ہیں یا اَدھیڑ عمر کے ہیں وہ ابھی سے اپنا ذہن بنالیں کہ ہمیں اپنی بہو، بیٹوں، داماد اور اپنے خاندان والوں کا اِنْ شَآءَ اللہ دِل جیت کر رکھنا ہے۔ آپ کا بڑھاپا سُکون سے گزرے گا اور بہت سے گناہوں سے بھی بچت ہو گی، ورنہ مَرتے مَرتے بھی غیبتوں، تہمتوں اور بُرائیوں کا دھندا لگا رہے گا۔

ایک مفید اور دور اندیش مشورہ

سُوال: آپ نے ابھی جو حکمتوں بھری وضاحت فرمائی ہے اِس سے ایک سُوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس طرح کے بڑے بوڑھے لوگ جیسے ساس سُسَر یا ماں باپ وغیرہ کہیں کہ ”یہ کیا بات ہوئی کہ کچھ بھی نہیں بولو، ہماری آنکھوں کے سامنے اَولاد بگڑ رہی ہے، گھر بگڑ رہا ہے، بچے غَلَط کر رہے ہیں یا بہو کو کھانا پکانا تک نہیں آتا، روٹی بھی ٹیڑھی میڑھی بناتی ہے، صفائی ہو نہیں رہی، مٹی سے گھر خراب ہو رہا ہے، میرے بیٹے کی زندگی بھر کی جمع پونجی کا بیڑا غرق کر دیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ بھی مَت بولو! ہم کوئی گونگے ہیں، ہم نے ان کو پال پوس کر اِس لیے بڑا کیا تھا کہ یہ لوگ ہمارے سامنے غَلَطیاں کرتے رہیں اور ہم لوگ غَلَطیوں پر ٹوکیں بھی نہیں، کیا گھر ایسے چلتے ہیں؟ ان بچوں کو کیا پتا کہ گھر کیسے چلتے ہیں۔“ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: میں تو اب بھی یہی کہوں گا کہ کچھ نہیں بولو! جب آپ کی اَولاد اتنی خراب ہے کہ گھر کا بیڑا غرق کر کے رکھا ہوا ہے تو اس کو آپ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ایسی صورتِ حال میں تو ان سے اور زیادہ بنا کر رکھو۔

www.dawateislami.net

کیا بچے کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: آپ کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور ساتھ ہی حسن رضا بھی کُرسی پر نماز پڑھ رہے ہیں تو حسن رضا کے کُرسی پر نماز پڑھنے کی کیا حکمت ہے؟ نیز کیا بچے کُرسی پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بچے بڑوں کی نَقّالی یعنی نقل کرتے ہیں، اگر گھر میں گانے باجے ہوں گے اور ڈانس کا ماحول ہو گا تو بچے ڈانس کریں گے، گھر میں نمازوں کا ماحول ہو گا تو بچے بھی نمازوں کی نقل کریں گے یہ ایک فطری چیز ہے۔ حسن رضا بچے ہیں جب انہوں نے مجھے کُرسی پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی جوش میں آ گئے اور کُرسی گھسیٹ کر لے آئے اور اِس طرح نَقّالی شروع کر دی۔ یہ بچے ہیں ایک جگہ ٹھہرتے نہیں، تھوڑی دیر نَقّالی کرتے ہیں پھر بھاگ جاتے ہیں، تھوڑی دیر بعد پھر آ کر بیٹھ جاتے ہیں، کبھی ڈائریکٹ سجدے میں چلے جاتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ نماز کیا چیز ہے؟ نہ انہیں نماز پڑھنا آتی ہے۔ حسن رضا کی عمر تقریباً ساڑھے تین سال ہے اتنی عمر میں ان کو کیا پتہ چلے گا کہ نماز کیا ہے؟ لیکن پھر بھی یہ اِس طرح آ کر نماز کی نقل کرتے ہیں جو یقیناً اچھی بات ہے کہ اِس کے نماز والے اَنداز ہیں، ڈانس کرنے والے اَنداز نہیں ہیں جیسا دِیگر گھروں میں ہوتا ہے۔ یہ بیٹھے بیٹھے مدینہ مدینہ کرتے ہیں، کبھی اپنے اَنداز میں نعتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اگرچہ سمجھ نہیں آتی لیکن پڑھتے نعتیں ہی ہیں اور کبھی نَبِیْٹک پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اَلغَرَض جو ان کے ذہن میں بیٹھ جاتا ہے وہی پڑھتے رہتے ہیں۔ گھر کا ماحول جیسا ہو گا بچے ویسا ہی کریں گے۔ اللہ کرے ہمارے گھر کا ماحول ذِکر و دُرُود اور نمازوں والا ہو۔ اگر ایسا ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ اگر گھر میں گناہوں بھرے چینلز چلائیں گے تو آپ کے بچے گانے گائیں گے، فلموں ڈراموں کے ڈائیلاگ بولیں گے اور پھر بڑے ہو کر جو ہو گا اس کی تو اللہ ہی خیر کرے۔ اگر گھر میں مَدَنی چینل چلتا رہے گا تو یہ وہی کریں گے جیسا حسن رضا کو کرتے دیکھا گیا ہے۔ میں نے بچپن سے اپنے گھر میں نماز سیکھی تھی۔ اپنے بڑے بھائی اور اپنی ماں کو دیکھتا تھا وہ ایک کپڑا بچھاتے تھے اور اس پر ایک چھوٹا سا ڈبہ رکھتے تھے جس میں بادام کے مضبوط چھلکے ہوتے تھے، پھر یہ دونوں ان پر ختم پڑھتے تھے، مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ان کی دیکھا دیکھی میرا بھی اِس طرح کرنے کا ذہن بن گیا تھا۔

www.dawateislami.net

نماز پڑھنے کا ذہن ہو گا تو راہیں خود بخود ہموار ہو جائیں گی

سُوال: ہم کسی ریسکیو اِدارے میں کام کرتے ہیں جس میں ایمبولینس وغیرہ کی سروس ہوتی ہے، یہاں ہر قسم کے مَریضوں کو ریسکیو کرنا پڑتا ہے، ڈیوٹی کے دَوران بعض اوقات وردی پر خون لگ جاتا ہے جو ایک دِرہم سے زیادہ ہوتا ہے اور کوئی زائد وردی نہیں ہوتی تو ایسے موقع پر ہمیں نماز کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نماز تو پڑھنی ہو گی۔ ایسا ایک بار میرے ساتھ ہوا تھا غالباً 1980ء میں حج کے موقع پر میدانِ عرفات میں اپنے قافلے سے بچھڑ گیا تھا، وہاں سے مِنٰی پہنچ گیا اور مِنٰی شریف میں قربانی کی۔ اس وقت کچھ جوانی تھی تو میں نے اپنے ہاتھ سے بکرے وغیرہ ذَبح کیے تھے جس کی وجہ سے اِحرام خون آلود ہو گیا تھا، وہاں پر میرے پاس کپڑے نہیں تھے تو میں کافی پریشان ہوا کہ اب کیا کروں کپڑے تو خون آلود ہو گئے ہیں اور نمازِ ظہر ادا کرنی ہے۔ چونکہ اس وقت نہ دعوتِ اسلامی بنی تھی نہ میری انٹرنیشنل شہرت تھی کہ کوئی میری مدد کر دیتا، پھر میں ایک معلم کے پاس پہنچا جس کا نام "شیخ مجوم" تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کھارادر اور میٹھادر کے میمن لوگ کس خیمے میں ہوتے ہیں؟ اس کی راہ نمائی سے میں تلاش کرتے کرتے جاننے والوں تک پہنچ گیا۔ میں نے ان سے مل کر کہا کہ آپ مجھے اپنا اِحرام دے دیں تاکہ میں اپنا اِحرام دھو کر نمازِ ظہر پڑھ لوں تو ان حاجی صاحب نے اپنا پاک اِحرام مجھے دیا۔ مزید یہ کہ اس وقت وہاں تقریباً ہر سال آگ لگتی تھی اس بار بھی یہی ہوا کہ میں ابھی ان کے خیمے میں ہی تھا کہ آگ آگ کا شور ہوا اور آگ کے شعلے بھڑکنے لگے، اَفرا تفری مچ گئی، ہر طرف بھاگم بھاگ ہونے لگی، ان حاجی صاحب نے مجھے پانی کا گیلن دیا اور فرمانے لگے: بیلٹ اور پیسوں کا کیا کریں؟ میں نے کہا: آپ پیسے سنبھالیں میں پانی سنبھالتا ہوں، میں نے ان کو پیسے رکھوائے۔ بہرحال ہم باہر نکلے تو قوم بھاگنے میں لگی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا: بھاگو نہیں آگ تمہارے پیچھے تو نہیں آ رہی! اِس طرح بھاگنے سے لوگ مزید زخمی ہو رہے ہیں۔ جیسے تیسے کر کے میں آگ کی رینج سے باہر آ گیا، اس میں بھی بڑے واقعات ہوئے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ظہر کی نماز پاک اِحرام باندھ کر ادا کر لی۔

بہرحال اگر ریسکیو کی وردی میں خون لگ گیا تو کوئی تو ایسا ریسکیو والا ہو گا جس کی وردی پاک ہو گی آپ کسی کو نے

www.dawateislami.net

کھانچے میں اپنی وردی اُتار کر اس کو دے دیں اور نماز ادا کر کے پھر تبدیل کر لیں۔ نماز پڑھنے کا ذہن ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہزار راستے کھل جائیں گے۔

بیمار شخص کا بے وُضو نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی بیمار ہو اور وہ ناپاکی کی حالت میں بے وُضو نماز پڑھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: نماز کے لیے طہارت یعنی پاک ہونا شرط ہے ورنہ نماز نہیں ہو گی۔[1] اگر کوئی جان بوجھ کر ناپاکی کی حالت میں نماز کو حلال سمجھ کر پڑھے تب تو اس کے لیے کُفر کا حکم دیا جائے گا اور وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے ایک شرط کا اِنکار کیا ہے اور اگر سُستی کی وجہ سے بغیر طہارت کے نماز پڑھتا ہے پھر بھی گناہ گار ہو گا۔[2] یہ اِنتہائی نازک مُعاملہ ہے لہٰذا طہارت کے ساتھ ہی نماز پڑھے۔[3]

کیا چھ ماہ کے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟

سُوال: چھ ماہ کا بچہ فوت ہو جائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اگر نہیں پڑھی تو کیا ماں باپ گناہ گار ہوں گے؟

جواب: یاد رَکھیے! چھ ماہ کا بچہ ہے تو اسے غسل بھی دیں گے، کفن بھی دیں گے، جنازے کی نماز بھی پڑھیں گے اور اس کو باقاعدہ دَفن بھی کریں گے۔ یہ سارے فرائض ہیں اگر ایسا نہیں کیا اور ڈائریکٹ دَفنا دیا گیا بعد میں کسی نے توجہ دِلائی کہ نمازِ جنازہ تو پڑھنی تھی تو اب ظاہر ہے اس کی قبر کھود کر غسل کفن تو نہیں دیں گے، البتہ اس کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کی صورت یہ ہو گی کہ اگر ظنِّ غالب ہو کہ بَدَن سَلامت ہو گا پھٹا نہیں ہو گا تو پڑھ سکتے ہیں۔ بدن سَلامت ہے یا نہیں تو اس کا اَندازہ موسم کے لحاظ سے ہوتا ہے، سردی گرمی کے لحاظ سے بدن پھٹتا ہے۔[4] اگر بہت دِنوں کے بعد مسئلہ پتا چلا کہ اس کو بغیر نمازِ جنازہ کے دَفن نہیں کرنا تھا تو اب اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ اس کی تدفین کے وقت جس جس کو معلوم تھا

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۴۷۶، حصہ:۳۔
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۳۸۹، حصہ:۲ ماخوذاً۔
3. اگر کوئی واقعی ایسا مَریض ہو جو ٹھنڈا و گرم کسی پانی سے وُضو کرنے پر قادِر نہ ہو تو وہ تیمم کر لے تاکہ باطہارت نماز ادا ہو سکے۔
4. دُرِّمختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ۳/ ۱۴۶-۱۴۷۔

www.dawateislami.net

اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نمازِ جنازہ ادا کرلیتا تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جاتا کیونکہ نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔ اگر کسی نے بھی ادا نہیں کیا تو جاننے والے گناہ گار ہوں گے۔[1] اگر عورتوں میں سے کسی کو مسئلہ معلوم تھا تو وہ بھی توبہ کرے کیونکہ عورت نمازِ جنازہ پڑھ لے تو فرض ادا ہو جاتا ہے جیسے کوئی مَرد موجود نہ ہو اور عورت نے نمازِ جنازہ پڑھ لی تو فرض اُتر جائے گا۔[2]

لین دین کے وقت پڑھا جانے والا بَرَکت کا وَظیفہ

سُوال: کچھ لوگ پیسے لیتے، دیتے اور رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھتے ہیں یہ انداز صحیح ہے یا غَلَط؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر لینا اور دینا اچھا کام ہے۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ”جب لے تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھے اور جب دے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھے تو روزی اور مال میں بَرَکت ہو گی۔“ لیکن اس میں تھوڑا Risk (یعنی خطرے) والا مُعاملہ ہے کیونکہ لیتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا تو سمجھ میں آجائے گا لیکن دیتے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھیں گے تو ہو سکتا ہے کہ سامنے والے کو غصہ آجائے کیونکہ عام طور پر لوگ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن مَیِّت ہونے کے وقت پڑھتے ہیں، اگرچہ یہ صِرف مَیِّت کی خبر سُن کر ہی نہیں پڑھا جاتا بلکہ جب بھی کوئی نقصان ہو جائے تو اس پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا جا سکتا ہے۔ ایک بار چراغ گُل ہو گیا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا۔[3] کیونکہ یہ بھی ایک پریشانی تھی۔ آج کے دور میں بجلی چلی جائے تو اس وقت بھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھ سکتے ہیں بلکہ پڑھنا چاہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثواب ملے گا۔

عمل نہ کرنے کے خوف سے عِلم حاصِل نہ کرنا کیسا؟

سُوال: مجھے کتابیں پڑھنے کا بہت زیادہ شوق ہے اور میں کئی علمی اور دِینی کُتب پڑھ چکا ہوں، کیا مجھ پر یہ فرض یا واجب

---

1. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی و العشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت، ۱/ ۱۶۲۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی و العشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت، ۱/ ۱۶۲۔ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: ھل یسقط فرض الکفایۃ بفعل الصبی؟، ۳/ ۱۲۳ ماخوذاً۔
3. مرقاۃ، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ۴/ ۲۴۶، تحت الحدیث: ۱۷۶۰۔

www.dawateislami.net

تو نہیں ہو گیا کہ جو علم میں نے حاصِل کیا ہے اسے دوسروں کو سکھاؤں؟ نیز آخرت میں کوئی ایسا سُوال ہو گا کہ تم نے کتنے لوگوں کو علم سکھایا؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے دِن بندہ اس وقت تک قدم نہیں بڑھا سکے گا جب تک چند سُوالات کے جوابات نہ دے دے اس میں یہ سُوال بھی ہے کہ اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا۔[1] لہٰذا علم پر عمل کرنا چاہیے نیز علم حاصِل کرنے سے رُکنا نہیں چاہیے اور نہ یہ ذہن بنانا چاہیے کہ پہلے جتنا علم حاصِل کیا ہے اس پر عمل کر لوں بعد میں اور علم سیکھوں گا۔ اس طرح ذہن بنائیں گے تو نفس اور شیطان گھما کر اِدھر اُدھر پہنچا دیں گے لہٰذا علم بھی حاصِل کرتے رہیں اور عمل کی کوشش بھی جاری رکھیں۔ اگر ایسا ہو کہ علم سیکھیں گے تو عمل کرنا پڑے گا ورنہ نہیں تو بندہ علم حاصِل ہی نہیں کرے گا اور جاہل ہی رہے گا۔ یاد رکھیے! جس نے علم حاصِل نہیں کیا عمل اسے بھی کرنا ہے کیونکہ عالم کو ایک گناہ ملتا ہے تو جاہل کو دو گناہ ملتے ہیں کیونکہ عالِم نے علم حاصِل کر لیا اور جاہل نے تو کچھ سیکھا ہی نہیں اور عمل بھی نہیں کیا تو یہ ڈبل گناہ ہوا[2] لہٰذا علم حاصِل کرنا چاہیے کہ اَلْعِلْمُ نُوْرٌ یعنی علم نور اور روشنی ہے۔

اِنسان کے لیے کون سا دِن منحوس ہوتا ہے؟

سُوال: کیا مکان، دکان، گاڑی، بہو یا بیوی کو منحوس کہا جا سکتا ہے کہ جب سے یہ آئی ہے نقصان ہی ہو رہا ہے؟

جواب: یہ سب لوگوں کے ڈھکوسلے اور بنائی ہوئی باتیں ہیں، نہ کوئی چیز منحوس ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی دِن منحوس ہوتا ہے۔ سارے دِن اللہ پاک کے ہیں۔ ہر فرد کے لیے صِرف وہ گھڑی منحوس ہے جس میں وہ گناہ کر رہا ہے۔[3] یہ چوٹ

1...... رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دِن بندہ اُس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اُس سے یہ چار سُوالات نہ کر لئے جائیں: (۱) اپنی عمر کن کاموں میں گزاری (۲) اپنے علم پر کتنا عمل کیا (۳) مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۴) اپنے جسم کو کن کاموں میں بوسیدہ کیا۔ (ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب فی القیامة، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۵)

2...... فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 277 پر ہے: مَسائل سے ناواقف رہنا خود گناہ ہے، اس لئے حدیث میں آیا: عالِم کا ایک گناہ اور جاہل کا گناہ دو گناہ۔ کسی نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس لئے؟ فرمایا: عالِم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا؟ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔ (مسند الفردوس، باب الذال، فصل، ۱/۴۰۲، حدیث: ۲۹۸۸)

3...... تفسیر روح البیان، پ۱۰، التوبة، تحت الآیة: ۳۷، ۳/۴۲۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کرنے اور سمجھانے کے لیے ہے۔

سینے اور پیٹھ کے بال صاف کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مَرد کے لیے سینے اور پیٹھ کے بال صاف کروانا دُرُست ہے جبکہ بال بہت گھنے ہوں اور بدصورتی لاتے ہوں؟

(فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: سینے اور پیٹھ کے بال صاف کرلینا جائز ہے چاہے بدصورتی ہو یا نہ ہو۔ اس میں بدصورتی کیا ہوگی یہ تو کپڑے میں چُھپے ہوتے ہیں۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) مَرد کے لیے سینے اور پیٹھ کے بال نہ اُتارنا بہتر ہے۔[1] اگر تکلیف ہوتی ہے اور بہت زیادہ گھنے ہیں یا غسل میں پریشانی ہوتی ہے تو یہ صورتیں تخفیف کا سبب بنتی ہیں، ان کی وجہ سے صاف کرنے میں حَرَج نہیں ہے۔ اگر صاف کر بھی دیئے تو گناہ گار نہیں ہوگا لیکن اَدب یہی ہے کہ بِلاضَرورت صاف نہ کرے۔

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی اُمَّت کیسے پہچانتی تھی؟

سُوال: جو حضراتِ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گزرے ہیں، ان کی اُمَّتوں نے انہیں کیسے پہچانا، کیا نبی ہونے کی کوئی نشانی ہوتی ہے؟

جواب: اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِعلان فرماتے تھے کہ ہم اللہ پاک کے نبی ہیں اور معجزے دِکھاتے تھے، اس طرح لوگوں کو ان کی طرف رَغبت ہوتی تھی، جو خوش نصیب ہوتے تھے وہ اِیمان لے آتے تھے۔ نیز اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کِردار بھی ساری قوم سے ستھرا ہوتا تھا اور وہ اپنی قوم سے زیادہ باکردار ہوتے اور بڑے عالِم ہوا کرتے تھے، یوں ان کی پہچان ہو جاتی تھی۔

چپل وغیرہ پر مُقَدَّس نام لکھا ہو تو کیا کریں؟

سُوال: بعض اوقات چپل وغیرہ پر مُقَدَّس نام لکھے ہوتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہ شرارت کے طور پر لکھا جاتا ہوگا، اگر

---

[1] ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۷۱۔

www.dawateislami.net

ان چیزوں پر مُقدَّس نام لکھا ہو تو کیا کریں؟

جواب: میں ایک بار مدینے شریف میں مسجدِ نبوی شریف میں یا کہیں اور تھا، میں نے نئی چپل لی تھی جس پر "M" لکھا تھا تو میں اسے مٹانے کی کوشش کرنے لگا، وہاں ایک پاکستانی آدمی میرے پاس آیا جو ملتان کا رہنے والا تھا اور کھاتا پیتا آدمی لگ رہا تھا، اس نے پوچھا: آپ کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا یہ "M" لکھا ہے اور "M" سے "محمد" بھی لکھا جاتا ہے اور "M" سے "مدینہ" بھی آتا ہے تو میں یہ چپل کیسے پہن سکتا ہوں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی، پھر اس سے دوستی ہوگئی اور خط وکتابت کا سلسلہ ہونے لگا۔ اس سے ملنے کے لیے ملتان اس کے گھر جانا بھی ہوا۔ بعض اوقات لوگوں کو ایسی چیزیں سمجھ میں آجاتی ہیں اور بعض اوقات نہیں بھی آتیں، وہ دیوانہ تھا اس کی سمجھ میں آگیا۔ بہر حال اگر کوئی مُقدَّس نام ہے تو یہ واقعی آزمائش ہے اس میں بندہ کیا کر سکتا ہے! جہاں مُقدَّس نام لکھا ہوتا ہے وہاں بندہ ہی مُراد ہوتا ہے جس کا نام لکھا ہوتا ہے۔ عموماً کمپنیوں کے نام لکھے ہوتے ہیں جو انگریزی یا اُردو میں لکھے ہوتے ہیں، عرب ممالک میں عربی میں لکھ دیتے ہیں اس کا حل سمجھ نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) عموماً مُقدَّس نام کم ہی لکھے جاتے ہیں۔ ورنہ ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ مُقدَّس نام بطورِ شرارت لکھ دیئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی ڈیزائن ہوتا ہے تو اس سے مُقدَّس نام بنتا ہوا معلوم ہو رہا ہو تو الگ بات ہے۔ اگر واقعی مُقدَّس نام لکھا ہو تو اَدب کیا جائے گا اور اس سے بچا جائے گا بِالْخُصُوص اُردو یا عربی میں ہوں تو ان سے بچنے کی تاکید کی جائے گی۔ اس کے علاوہ الفابیٹ لکھے ہوتے ہیں تو ان کا حکم الگ ہے۔

ماچس کی ڈِبیا پر کلمۂ طیبہ

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) وہ چیزیں جن پر ایسا کچھ لکھا ہو تو انہیں خریدنا ہی چھوڑ دیں کیونکہ جب ہم خریدنا چھوڑ دیں گے تو یہ چھاپنا چھوڑ دیں گے۔ بہر حال ہر ملک کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے کہ وہ کس طرح چیزوں پر کچھ لکھتے ہیں۔ 1980ء کا واقعہ ہے میں نے مدینۂ پاک میں کسی راستے پر ماچس کی خالی ڈبیا دیکھی، جس پر وہاں کا جھنڈا بنا ہوا تھا جس پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" لکھا ہوا تھا، مجھے کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی کہ وہ کس طرح کچلی ہوئی تھی! خیر

www.dawateislami.net

میں نے اُسے فوراً اُٹھالیا اور اسے اپنے ساتھ وطن بھی لایا اور شاید وہ کسی کو تحفہ میں دے دی۔ جہاں کا جیسا انداز ہو گا وہاں چیز اسی طرح چھپے گی۔ ہو سکتا ہے یہ بھی کسی کمپنی نے چھاپی ہو یا کسی نے شرارت کی ہو کوئی بعید نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اور ملک سے چھپ کر آئی ہو، کوئی حاجی لایا ہو اور اس میں اتنی عقل نہ ہو کہ اس ڈبیا کا اَدب کیا جائے اور اس نے یوں ہی پھینک دی ہو۔ یہ واقعی بے اَدبی کی اِنتہا ہے اس سے بڑھ کر کیا بے اَدبی ہو گی۔ بعض بے اَدب قسم کے ممالک یا غیر مسلم کمپنیاں ہوتی ہیں جو اِسلام سے دور ہوتی ہیں وہ شرارت کرتے ہوئے مسلمانوں کو پریشان کرنے اور مُشْتَعِل کرنے کے لیے اِس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ پینٹ یا جوتے پر لکھ لکھا کر مارکیٹ میں دے دیتے ہیں اور لوگ بھی لاعلمی میں خرید لیتے ہیں پھر بعد میں شور اُٹھتا ہے تو یہ غیر مسلم لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ چیز خریدتے وقت اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ اس طرح کا کچھ مُعاملہ تو نہیں ہے اگر ہو تو نہ خریدی جائے۔ آج کل غیر ملکی چیزیں خریدنے میں لوگوں کا رُجحان زیادہ ہوتا ہے کسی انگریز یا باہر کی کمپنی کی چیز ہو تو فوراً لے لیتے ہیں اور اپنے ملک کی چیزیں ان کو سمجھ میں نہیں آتیں بلکہ اچھی ہی نہیں لگتیں اور کوئی چیز دیکھ لیتے ہیں تو یہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ چھوڑو یار یہ تو پاکستانی ہے۔

پاکستان اِسلام کا قلعہ ہے!

یاد رکھیے! پاکستان اِسلام کا قلعہ ہے! پاکستان میں لاکھوں مَساجد ہیں، پاکستان میں جتنے نمازی ہیں اتنے نمازی آپ کہاں ڈھونڈھنے جاؤ گے، پاکستان میں اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لینے پر کوئی پابندی نہیں ہے، پاکستان میں ٹھیک ٹھاک دِین کا کام ہوتا ہے اور مَاشَآءَ اللہ یہاں جتنی آزادی سے دِین کی خدمت کر سکتے ہیں اتنی آزادی سے کہیں اور نہیں کر سکتے۔ کیا یہ سب نظر نہیں آتا؟ اگر کسی پاکستانی کمپنی نے فراڈ کیا تو اس میں ملک کا قُصور نہیں ہے اور نہ ہی اَربابِ اِقتدار کا کوئی قُصور ہے، سارا قُصور کمپنی کا ہے کہ اس نے فراڈ کیا اور ناقص مال بیچا۔

پاکستان کو بُرا مت کہو!

آپ پاکستانی ہیں تو پاکستانی بنیں، آج کل لوگ اپنے ملک کے ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے اسے بُرا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں اور کہلوا رہے ہوتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اچھے بچے گھر کی بات باہر نہیں کرتے۔ یادرکھیے! اپنا وطن اپنا

www.dawateislami.net

وطن ہوتا ہے، اپنا ملک اپنا ہوتا ہے اور جو اس کی بُرائی کرتے ہیں وہ اپنی ہی بُرائی کرتے ہیں۔ پاکستان بہت اچھا ملک ہے اس کی چیزیں بھی اچھی اور سستی ہوتی ہیں، اس کا شہر ''کراچی'' شاید سب سے زیادہ سستا ہے۔ آپ باہر نکلو گے تو پتا چلے گا۔

دعوتِ اسلامی کے اِبتدائی دِن

مجھے اِس بات کا اَندازہ یوں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے شروع میں ہمارے قافلے پنجاب اور اس کے اَطراف میں سفر کرتے تھے تو ہوٹلوں میں کھانا کھانا پڑتا تھا، اس وقت دعوتیں تو ہوتی نہیں تھیں، نہ لوگ ہمیں اس طرح کی عزت دیتے تھے کہ اپنے گھروں میں لے جا کر کمرے پیش کرتے یا کھانا کھلاتے بلکہ ہم دھوپ میں پڑے رہ کر دِین کا کام کرتے تھے، کوئی ہمارا بھاؤ نہیں پوچھتا تھا، کسی نہ کسی طرح ہم پیٹ بھرتے تھے اور جا جا کر بیانات کرتے تھے۔ بہر حال مجھے اس وقت اندازہ ہوا کہ پنجاب کے ہوٹلوں میں کراچی کے مقابلے میں مہنگا کھانا ہوتا ہے۔ پھر جب باہر ملک گیا تو مزید تجربہ ہوا کہ یہاں پاکستان کے مقابلے میں تو کئی گنا زیادہ مہنگائی ہے۔ یوں پاکستان بِالخُصُوص شہرِ کراچی سستا ہے۔ جو لوگ مہنگائی کا شور مچاتے ہیں وہ عموماً سیاسی لوگ ہوتے ہیں، مہنگائی ہے مگر اتنی بھی نہیں ہے، یہاں پر بہت مناسب قیمتیں ہیں۔ یہاں چونکہ تنخواہیں کم ہوتی ہیں اور جن کی تنخواہ کم ہوتی ہے اسے مہنگائی زیادہ محسوس ہوتی ہے ورنہ جو مالدار ہوتے ہیں ان کو مہنگائی نہیں لگتی۔

اپنے ملک کے ساتھ غداری نہیں وفاداری کیجیے

مہنگا یا سستا ہونا ایک الگ بات ہے لیکن اپنا ملک اپنا ملک ہے، اپنا وطن اپنا وطن ہے، اپنے وطن کے ساتھ غداری نہیں وفاداری کرو۔ میرا تو یہی پیغام ہے کہ بس اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں لگے رہو، اس کی تخریب مَت کرو اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی توڑ پھوڑ مچاؤ۔ بہر حال جو لوگ مہنگے داموں چیزیں فروخت کرتے ہیں جسے عُرفِ عام میں لوٹ مار کرنا کہتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے ہم وطن اور پیارے مسلمانوں کو اس طرح نہیں لوٹنا چاہیے، ان کی خیر خواہی کرنی چاہیے، ان کو کم نفع رکھ کر سستے داموں چیزیں دینی چاہئیں بلکہ اگر کوئی غریب مسلمان آجائے تو اس کو خرید کے بھاؤ دے دینا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی سیِّد صاحب آجائیں اور ہو سکے تو دِل بڑا کر کے ان کو آدھے بھاؤ میں ہی دے دیا کریں کہ یہ میرا آقا زادہ ہے ممکن ہو تو اس کی مطلوبہ چیز نذرانے میں پیش کر دیں۔ آپ کبھی ایسا کر کے تو دیکھیں اگر بَرَکت نہ ہو تو

www.dawateislami.net

مجھے آکر کہنا کہ تم نے یہ نسخہ غلط بتایا تھا، ہم نے غریبوں کے ساتھ رِعایت کی، سیدوں کے ساتھ رِعایت کی بَرَکت تو کیا ہونی تھی ہم کنگال ہی ہوگئے۔ میں صحیح کہتا ہوں ایسا کرنے سے آپ کنگلے نہیں ہوں گے آپ کے بنگلے بن جائیں گے، اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک ایسا کرنے کی توفیق دے، اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کو دودھ پلانے والی خوش نصیب خواتین

سُوال: اہلِ عرب میں بچوں کو دائیوں سے دودھ پلانے کا رواج ہوتا تھا اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی دائی حلیمہ کو شرف بخشا تو کیا اور بھی خواتین ہیں جن کو یہ شرف ملا اور کیا وہ مسلمان تھیں؟

جواب: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دودھ پلانے کی خدمت سے مشرف ہونے والیوں میں حضرتِ سَیِّدَتنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں[1] اور حضرتِ سَیِّدَتنا ثُوَیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں[2] یہ دونوں اِسلام لے آئی تھیں اور انہوں نے صحابیہ کا دَرجہ بھی پایا تھا ان کے علاوہ اور بھی بعض دائیاں تھیں جنہوں نے دودھ پلایا۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدَتنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے بھی دودھ پلایا[3] نیز عَواتِک یعنی تین عاتِکہ نامی خواتین نے بھی دودھ پلانے کی خدمت پیش کی اور تینوں کو اِیمان نصیب ہوا۔[4] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے امام مُغْلَطائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ[5] کے حوالے سے فرمایا ہے کہ جس جس کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دودھ

---

1 ...... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب رضاعه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وزاده شرفا وفضلا، الباب الثالث فی اسلام حلیمة وزوجها، ۱/ ۳۸۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۵۔

2 ...... السیرة الحلبیة، باب ذکر رضاعه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل به، ۱/ ۱۲۸۔ فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۳-۲۹۵۔

3 ...... السیرة الحلبیة، باب ذکر رضاعه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل به، ۱/ ۱۲۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۶۔

4 ...... السیرة الحلبیة، باب ذکر رضاعه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل به، ۱/ ۱۲۸۔ ۱۲۹-فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۵۔

5 ...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پورا نام حافظ ابو عبدُ اللہ علاؤ الدین مُغْلَطائی بن قَلیج بن عبدُ اللہ حنفی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ۶۸۹ سن ہجری میں پیدا ہوئے اور ۷۶۲ ہجری میں وفات پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حافظ الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ عِلْمُ الْاَنْساب کے بھی ماہر تھے بلکہ آپ کو اپنے زمانے کے مُرَوَّجہ تمام عُلوم وفنون میں مہارت حاصل تھی۔ آپ اپنے زمانے کے اہلِ علم کے مَرْجَع تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی بارگاہ میں ہند اور یمن وغیرہ سے طُلَبا اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے علمی سرمائے میں تقریباً 100 کتب بطورِ یادگار چھوڑیں۔ (شرح سنن ابن ماجہ لمغلطائی، ترجمة المصنف، ۱/ ۵تا۷ ملتقطاً۔ الدرر الکامنة، ۴/ ۳۵۲)

www.dawateislami.net

پلانے کا شرف حاصل ہوا اللہ پاک نے اسے اِیمان کی دولت نصیب فرمائی، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ نے بھی آپ کو دودھ پلایا وہ بھی مومنہ ہوئیں بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں داخل ہوئیں اور صحابیہ بنیں۔[1]

دائی حلیمہ جاگ اُٹھے تیرے بڑے نصیب
گودی وچ تیرے نبیاں دے سردار آگئے (وسائلِ بخشش)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

سُوال: ہماری کلاس میں کچھ سید بچے بھی ہوتے ہیں کیا ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے؟(کراچی سے سُوال)

جواب: بچہ چاہے ایک دِن کا ہوا اگر سَیِّد ہے تو اس کا اِحترام کرنا ہو گا۔ قیامت تک جتنے بچے بھی سَیِّدوں میں پیدا ہوں گے، سب کے سب نور ہی نور ہوں گے اور نورُ الانوار ہوں گے ان کا اِحترام کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ استاد کو بھی اِجازت نہیں کہ ان کو مارے، اگر قاضی بھی کسی سَیِّد کو سزا دیتا ہے تو اس کو حکم ہے کہ وہ یہ نیت کرے کہ شہزادے کے پاؤں میں کیچڑ لگ گئی ہے میں وہ دھو رہا ہوں۔[2]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا (حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ساداتِ کِرام کا اَدب واِحترام ہماری گُھٹّی میں ملا ہوا ہے۔ کسی سَیِّد زادے کا کردار جیسا بھی ہو وہ اپنی جگہ ہے اگر وہ واقعی سَیِّد ہے یا اس کی شہرت ہے کہ وہ سَیِّد ہے، آلِ رسول ہے تو ہمارے لیے اس کے سَیِّد ہونے کی شہرت ہی کافی ہے اب اس کا اِحترام کیا جائے گا۔

---

1 ...... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/۱۵۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۵۔

2 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "سَیِّد کے لڑکے کو اس کا اُستاد تادیباً (یعنی ادب سکھانے کیلئے) مار سکتا ہے یا نہیں؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے جواباً اِرشاد فرمایا: قاضی جو حُدُودِ الٰہیہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزائیں) قائم کرنے پر مجبور ہے، اس کے سامنے اگر کسی سَیِّد پر حد ثابت ہوئی تو باوجود یہ کہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے گا لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت رکھے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اُسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو تو یہ حکم ہے، پھر معلم کو کیسے حق پہنچتا ہے! (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۹۶)

www.dawateislami.net

اپنے نَسَب پر فخر کرنا گناہ ہے

ساداتِ کرام کو بھی یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ "اپنے نَسَب پر تَکَبُّر کرنا حرام ہے۔[1] کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ جو نسب پر فخر یا تکبر کرتا ہے وہ عِنْدَ اللہ یعنی اللہ کے نزدیک گناہ گار ہے۔ اِسی طرح اپنے اَعمال کو بھی دُرُست رکھنا چاہیے۔ آج کل اِس کی یوں بھی ضَرورت ہے کہ اگر اَعمال صحیح نہیں ہوں گے تو لوگ کہیں گے کہ "اسے دیکھو یہ سید ہو کر ایسے کرتا ہے" اور یہ یقیناً تکلیف کا باعث ہے۔ اسے یوں سمجھیے مثلاً آپ کا بچہ شرارتی اور جھگڑالو ہو اسے کوئی کہے کہ فُلاں کا بچہ جھگڑالو اور شریر ہے تو آپ ہرگز خوشی سے وَجد میں نہیں آئیں گے اور نہ ہی جھومنا شروع کریں گے کہ میرے بچے کو شریر یا جھگڑالو کہا گیا ہے، کتنی خوشی کی بات ہے! بلکہ آپ کا دِل رنجیدہ ہو جائے گا کہ اس نے میرے بچے کو بُرا کہا ہے، آپ یہ تمنا کریں گے کہ کاش! میرا بچہ ایسا نہ ہوتا، لوگ اسے بُرا کہہ کر میرا دِل دُکھا رہے ہیں۔ اِس مثال سے تمام اِسلامی بھائیوں بِالْخُصُوص ساداتِ کِرام کو سمجھ جانا چاہیے کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔ اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِشَارَۃ "یعنی عقل مند کے لیے اِشارہ کافی ہوتا ہے۔" ساداتِ کِرام کو چاہیے کہ وہ ہمارے دِلوں میں موجود اَدب واِحترام کو آزمائش میں نہ ڈالیں اور ہرگز ایسا اَنداز نہ اپنائیں جس سے ان کا اِحترام مُتَاَثِّر ہو۔ اللہ کریم ہمیں ساداتِ کِرام کا اَدب و اِحترام نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا حاجی کو "حاجی" کہنا لازمی ہے؟

سُوال: کیا حاجی کو "حاجی" کہنا لازمی ہے؟

جواب: اگر حاجی کو "حاجی" کہنا لازمی ہوتا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاجی رَسُوْلُ اللہ بولنا ہوتا، صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حاجی صِدِّیقِ اکبر کہتے، فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حاجی عمر فاروقِ اعظم کہا جاتا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو حاجی غوث پاک کہنا پڑتا کیونکہ ان تمام ہستیوں نے حج کیا ہے۔ بہرحال حاجی کو حاجی کہنا شرط نہیں ہے، یہ ہمارے دور میں عُرف ہو گیا ہے کہ جو حج کرتا ہے اسے حاجی بولتے ہیں پھر یہ زیادہ عام بھی نہیں ہے۔ اکثر عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام حاجی ہوتے

[1] مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۰۲۔

www.dawateislami.net

ہیں انہیں بھی کوئی ”حاجی مولانا“ نہیں کہتا، البتہ سفید داڑھی والے مالدار لوگوں کو حاجی صاحب کہتے ہیں اگرچہ انہوں نے حج نہ کیا ہو تاکہ ان کی نوازشات ہو جائیں اور ان کی میٹھی نظر پڑ جائے۔ جس کی جیسی نیت ہو گی ویسا ہی حکم ہو گا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔)[1] بہر حال کسی نے حج کیا ہے تو اسے حاجی بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اچھا ہے کہ اس سے سامنے والے کی دِل جوئی ہوتی ہے، مناسب ہے کہ حاجی کو اس نام سے پکارا جائے جو اسے پسند ہو۔ حج عبادت ہے، اگر حاجی صاحب خود کو حاجی کہلوانا پسند کرتے ہیں تو یہ مذموم صورت ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

داتا گنج بخش کو ”داتا“ کیوں کہتے ہیں؟

سُوال: داتا گنج بخش سَیِّد علی بن عثمان ہَجْوِیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو ”داتا“ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: داتا کے معنیٰ ہیں دینے والا، یعنی سخاوت کرنے والا آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِس نام سے اتنے مشہور ہوئے ہیں کہ اگر میں صرف ”سَیِّد علی بن عثمان“ کہوں گا تو شاید کوئی سمجھے گا بھی نہیں کہ میں کس کی بات کر رہا ہوں، ساتھ میں ”ہَجْوِیری“ کہوں گا تو شاید کسی حد تک سمجھ آ جائے لیکن جب میں ”داتا علی ہَجْوِیری“ یا ”داتا حضور“ یا ”داتا صاحب“ کہوں گا تمام لوگوں کی سمجھ میں آئے گا کہ میں کس بزرگ کی بات کر رہا ہوں۔ حضور داتا علی ہَجْوِیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو ”داتا“ کہنے والے کروڑوں مسلمان ہیں، جن میں ہزاروں عُلَمائے کِرام كَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام بھی شامل ہیں تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو ”داتا“ کہنے کے لیے یہی کافی ہے کہ اتنے لوگ بِالْخُصُوص عُلَمائے کِرام كَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام آپ کو ”داتا“ کہہ رہے ہیں کیونکہ عُلَمائے کِرام كَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام کو معلوم ہوتا ہے کہ کس کو ”داتا“ کہہ سکتے ہیں اور کس کو نہیں۔

داتا کے معنیٰ سخاوت کرنے والا اور یہ لفظ یعنی سخی یا سخاوت کرنے والا مالدار سیٹھوں کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو سخاوت کرتے ہیں۔ لوگ انہیں بھی بولتے ہیں کہ فُلاں ”بڑا سخی داتا ہے“ کہ اتنا دیتا ہے، مَساجد اور مدارس بنواتا ہے، فلاں سماجی اِدارہ بھی چلا رہا ہے، فلاں ہسپتال بھی بنوایا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ لفظ اوروں کے لیے بولا جاتا ہے تو اس وقت کسی

---

1 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، ۱/۵، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

کے ذہن میں کوئی وَسوسہ نہیں آتا مگر جب اللہ پاک کے ولی کو "داتا" یا "داتا حضور" کہہ دیا جائے تو ہزاروں وَسوسے دِل میں گھس جاتے ہیں کہ یہ "داتا" کیسے ہوسکتے ہیں؟ انہیں "داتا" کیوں کہتے ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ تم اپنے سیٹھ کو داتا بولتے رہو ہم اللہ پاک کے ولی کو داتا بولتے رہیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا علی بن عثمان ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لاہور والے ہمارے داتا حضور ہیں، ہمارے آقا ہیں، ہمارے داتا ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے ان کو "داتا" کہنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔

داتا دَربار پر حاضری

سُوال: کیا آپ کی داتا صاحب کی بارگاہ میں حاضری ہوئی ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بارہا داتا صاحب کی بارگاہ میں میری حاضری ہوئی ہے۔ داتا حضور کے بالکل قدموں کی سیدھ میں ایک قبر کا صِرف نشان بنا ہوا ہے قبر اُبھری ہوئی نہیں ہے بلکہ اس جگہ ٹائلیں لگی ہوئی ہیں۔ جب میں حاضر ہوا تھا اس وقت تک تو اس قبر کی نشاندہی کے لیے نشان لگائے گئے تھے، مگر اب نہ جانے یہ نشان باقی رکھا ہے یا غائب کر دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ قبر داتا حضور کے کسی عزیز یا خلیفہ یا قریبی خادم کی ہو، جو داتا حضور کے قدموں میں سوئے ہوئے ہوں۔

توسیع کی غرض سے مسلمانوں کی قبریں مِسمار کرنا جائز نہیں

آج کل جب مزارات کی توسیع کی جاتی ہے تو دِیگر قُبُور کو برابر کر کے وہاں فَرش بنا دیا جاتا ہے۔ یاد رَکھیے! ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ توسیع کرنے والوں کی یہ نیت ہو کہ لوگوں کو چلنے میں سہولت ہو گی پھر بھی جائز نہیں ہے کیونکہ بظاہر قبر کا تَوْدہ یعنی مٹّی کا ڈھیر نظر نہیں آ رہا مگر وہ قبر تو پھر بھی ہے کہ اس کے اندر ایک مسلمان تشریف فرما ہے لہٰذا مِسمار ہونے کے باوجود وہ قبر کہلائے گی بھلے جس کیفیت میں بھی ہو اور قبر پر چلنا، کھڑا ہونا اور اس پر بیٹھنا جائز نہیں ہے حتّٰی کہ قبر کے اوپر بیٹھ کر قرآنِ پاک کی تلاوت بھی نہیں کر سکتے، یہ سب حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ بہر حال داتا حضور کے مزارِ مُبارَک کی جیسی بناوٹ ہے اس سے یہی لگتا ہے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھے بغیر قریب جا کر پُھول ڈالنا مشکل ہے۔ اگر کسی کو پُھول ڈالنے کا جَذبہ بھی ہو ا تو وہ کسی اور کو دے گا کہ جا کر پُھول ڈال دو تو ظاہر ہے وہ بھی کسی نہ کسی قبر پر ہی پاؤں رکھے گا تو اس میں بھی آزمائش ہی ہے۔

www.dawateislami.net

داتا دربار کے اِحاطے میں قبرِستان

مجھے لاہور کے ایک پیدائشی اِسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے ایک پڑھے لکھے سمجھدار مبلغ ہیں، انہوں نے بتایا تھا کہ جب میں چھوٹا تھا اور داتا دَربار پر حاضری دینے کے لیے حاضر ہوتا تھا تو داتا صاحب کے سر کی جانب والا حصہ یعنی اگر مزار شریف میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں اور سیدھے ہاتھ کی جانب دیکھیں تو ماربل بچھا ہوا نظر آئے گا وہ اسلامی بھائی بتاتے ہیں کہ اس جگہ قبرِستان تھا لیکن اب وہ قبریں مٹا کر فَرش بنا دیا گیا ہے۔ جب سے انہوں نے یہ بات مجھے بتائی ہے میں اس جگہ نہیں جاتا کیونکہ اگر جاؤں گا تو مسلمانوں کی قبروں پر پاؤں پڑیں گے۔ ایسی جگہ پر نماز بھی نہیں پڑھی جاسکتی، خصوصاً اس کے لیے جس کو اس جگہ کی حقیقت کا معلوم ہو گیا۔[1]

اگر مجھے حاضری دینی ہوتی تھی تو میں ان ہی وُجُوہات کی بِنا پر باہر سے حاضری دیا کرتا تھا۔ مجھے ڈر لگتا تھا کہ میں ایک اَمرِ مُسْتَحَب کے لیے حرام کا اِرتِکاب کیسے کروں! اور جب کبھی اندر جاتا بھی تو بچ بچا کر ایسی جگہ سے جاتا تھا جہاں قبریں نہیں تھیں لیکن شور بہت مچتا تھا۔ بہت سارے چودھری قسم کے لوگ اپنی چودھراہٹ دِکھاتے تھے، خوب دھکم پیل ہوتی تھی۔ اس وجہ سے میں نے اپنا ذہن بنالیا کہ جو جگہ قبروں والی نہیں ہے اب اس جگہ بھی نہیں جانا کیونکہ لوگ میری وجہ سے شور کر کے داتا حضور کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور بے اَدبیوں کے مُرتکِب ہوتے ہیں۔ پھر نہ جانے وہاں کتنے عاشقانِ اَولیا کے مزارات ہوں، اِمکان یہی ہے کہ کافی مزارات توسیع کی زد میں آئے ہوں گے کیونکہ اب تو مسجد کی بھی توسیع ہو چکی ہے۔ بہرحال مزار شریف اور مسجد میں اس شور کی وجہ سے میں تنگ آگیا تھا۔ جو پُرانے اسلامی بھائی ہیں جیسے حاجی یعفور ان کو معلوم ہو گا کہ کیا صورتِ حال ہوتی تھی، انہوں نے میرے ساتھ کافی حاضریاں دی ہیں۔ بعد میں جانا بھی ہوا تو سیڑھیوں سے حاضری دے کر واپس آجاتے تھے۔

---

1 ...... قبر پر سونا، چلنا اور بیٹھنا حرام ہے۔ قبرِستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہے اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ، ۱/۱۶۶۔ درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی اھداء ثواب القراءۃ للنبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۳/۱۸۳)

www.dawateislami.net

کیا فِرشتوں کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا فِرشتوں کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔

کیا فالج زدہ پر کبوتر کا خون لگانا جائز ہے؟

سُوال: کیا فالج زدہ پر کبوتر کا خون لگانا جائز ہے؟

جواب: ذَبح کے وقت جو خون نکلا وہ ناپاک ہے اور ناپاک خون نہیں لگا سکتے۔

کیا موبائل سے قرآنی آیات Delete کرنا قیامت کی نشانی ہے؟

سُوال: موبائل میں قرآنی آیات کے Message کو Delete کرنا کیا اِس حدیثِ پاک کے حکم میں آئے گا کہ قُربِ قیامت میں لوگ قرآن کو مٹائیں گے؟

جواب: لوگ قرآن کو مٹائیں گے یہ میں نے نہیں پڑھا، البتہ اِس طرح ہے کہ قرآن اُٹھا لیا جائے گا یعنی سینوں سے نکل جائے گا۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حوالے سے ہے کہ قُربِ قیامت میں قرآنِ پاک سینوں سے نکال لیا جائے گا۔[1] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یعنی کوئی حافظ باقی نہیں رہے گا، اپنے موبائل سے Delete کرنا مُراد نہیں ہے۔ قرآنِ پاک کی

---

1 ... حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بے شک یہ قرآن جو تمہارے سامنے موجود ہے، عنقریب اسے اُٹھا لیا جائے گا۔ ایک شخص نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ہم نے اسے دِلوں میں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا ہے، ہم اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں اور ہمارے بچے اپنی اَولاد کو قرآن سکھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایک رات میں چلا جائے گا اور صبح کے وقت لوگ اسے نہیں پائیں گے اور اس کی صورت یہ ہو گی کہ قرآن دِلوں اور صحیفوں سے مَحو کر دیا جائے گا۔ (تفسیر ابو سعود، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۸۶، ۳/۳۵۰) نیز حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہی فرمایا کہ قرآنِ پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآنِ پاک اُٹھا لیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ قرآنِ پاک نہ اُٹھایا جائے۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن، ۲/۳۵۵، حدیث: ۲۰۲۶) جب قیامِ قیامت (قیامت کے قائم ہونے) کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہو گا کہ مسلمان کی رُوح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور اُنہیں پر قیامت قائم ہو گی۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۲۷، حصہ: ۱)

www.dawateislami.net

آیاتِ مُبارَکہ لکھ کر تعویذ بھی بنائے جاتے ہیں اور ان کو پانی میں ڈال دیا جاتا ہے جو اس میں گھل جاتے ہیں اور آیات مِٹ جاتی ہیں تو اسے قیامت کی نشانی نہیں کہا جائے گا بلکہ اس پانی کا پینا جائز اور باعثِ شِفا ہو گا لہٰذا موبائل سے قرآنی آیات Delete کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھنا غیر مسلموں کی مُشابہت ہے؟

سُوال: کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھ سکتے ہیں؟ نیز اِس سے غیر مسلموں کی مُشابہت تو نہیں ہو گی؟

جواب: ہمارے یہاں تعویذات کے بستے پر کالا دھاگا دیا جاتا ہے جو دَرد کے لیے پڑھا ہوتا ہے اور ہاتھ وغیرہ میں جہاں دَرد ہوتا ہے وہاں باندھا جاتا ہے لہٰذا اگر کسی نے کالا دھاگا باندھا ہوا ہے تو اس کے ہاتھ میں دَرد ہو گا اسی لیے باندھا ہو گا۔ اس سے کسی غیر مسلم کی مُشابہت بھی نہیں کہ کالا دھاگا ہاتھ میں ہو تو یہ غیر مسلم کی نقل بن جائے۔ ہاں! اسٹیل کا ایک مَخصُوص کڑا ہے جو غیر مسلموں کا ایک طبقہ پہنتا ہے، اگر یہ پہنیں گے تو ان کی مُشابہت ہو جائے گی۔

مسئلہ بیان کرنے میں اِحتیاط سے کام لیجیے

سُوال: ہمارے یہاں ایک عام آدمی بھی مختلف چیزوں کے بارے میں بول رہا ہوتا ہے کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے، کسی بھی عام شخص کو شریعت کے مُعاملات میں اِس طرح بات کرنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: عام آدمی ہو یا خاص شریعت کا مسئلہ اگر 100 فیصد معلوم ہے پھر بتایا تو حرج نہیں ہے اور اگر نہیں معلوم بلکہ اپنی اٹکل سے بتا رہا ہے تو گناہ گار ہو گا۔ عموماً لوگ آپس میں اِس طرح کی بحثیں کرتے رہتے ہیں بلکہ مَسائل کے مُعاملے میں بڑے بوڑھے کسی مفتی سے کم نہیں لگ رہے ہوتے اور مَسائل بیان کر رہے ہوتے ہیں، حتّٰی کہ اگر ان کو کسی عالِم کا حوالہ دے کر دُرُست مسئلہ بتایا جائے تو کہتے ہیں مولانا کو کیا پتا ہے؟ یہ کہہ کر اپنا اُلٹ پُلٹ مسئلہ بتا رہے ہوتے ہیں، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اِس طرح یہ لوگ خواہ مخواہ گناہ گار ہوتے ہیں۔ یاد رکھیے! شرعی مسئلہ بیان کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کا یہ حکم ہے، اگر غَلَط بات منسوب کریں گے تو مُعاملہ خطرناک ہو جائے گا۔ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۲۸﴾ (پ۸، الاعراف: ۲۸) (ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں۔)

www.dawateislami.net

لٰہذا اپنی اٹکل سے شریعت کا مسئلہ بتانا ایسا ہے جیسے نَعُوْذُ بِاللّٰہ اللہ پاک پر تہمت باندھنا۔ اگرچہ کہنے والے کی یہ نیت نہیں ہوتی لیکن غور کرنا چاہیے کہ غَلَط مسئلہ بیان کرنے سے مُعاملہ کہاں تک جاتا ہے۔ اگر کچھ معلوم نہ ہو تو عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی طرف رُجوع کر کے معلوم کر لینا چاہیے۔ میں بھی مَدَنی مذاکرے کے دَوران کتنی بار مفتی صاحب سے پوچھتا رہتا ہوں، بارہا کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ مفتی صاحب سے سنتے ہیں کہ یہ کیا بتاتے ہیں؟ بعض اوقات سمجھ نہیں آتی کہ کیا جواب دیا جائے، اگرچہ میں نے پڑھا ہوا تو بہت کچھ ہے لیکن بھول گیا ہوں اسی وجہ سے پوچھ لیتا ہوں، اس میں شرم نہیں کرنی چاہیے؟ نفس اگرچہ شرم دِلاتا ہے لیکن یہ شرم دوزخ میں لے گئی تو کیا بنے گا؟ لٰہذا شَرعی مَسائل بیان کرنے میں اِحتیاط سے ہی کام لیا جائے، مکمل یقین نہ ہونے تک زبان نہ کھولی جائے اِسی میں عافیت ہے۔

"ماحِیِ بدعت" کا مطلب

سُوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "ماحِیِ بدعت" تھے، اِس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: "ماحِیِ بدعت" آپ کا لقب ہے، اِس کا مطلب ہے: بدعت کو مٹانے اور سنّتوں کو زندہ کرنے والے۔ سنّتوں کی جگہ جو بدعتیں اور گمراہیاں رائج ہو گئی تھیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان کو مٹایا ہے اسی لیے آپ کو ماحِیِ بدعت کہا جاتا ہے۔

عُرس منانے کا بہترین طریقہ

سُوال: عُرسِ اعلیٰ حضرت کس طرح منایا جائے اور اپنے دِل میں عشقِ اعلیٰ حضرت کس طرح پیدا کیا جائے؟

جواب: عُرسِ اعلیٰ حضرت منانے کا اَنداز اِس طرح ہو کہ اس میں قرآن خوانی کی جائے، نعت خوانی کی جائے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے مختلف پہلو اُجاگر کیے جائیں، ان کا تقویٰ، ان کی پرہیزگاری، ان کا علم، ان کی دِینی خدمات اور ان کی کَرامات کا تذکرہ کیا جائے۔ اِس طرح لوگوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی محبت بڑھے گی۔ عام طور پر اَعراسِ بزرگانِ دِین میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام بیان فرماتے ہیں اور یہ ہونے بھی چاہئیں، اس کے بعد جو نیکیاں کی ہوتی ہیں ان کا اِیصالِ ثواب ہوتا ہے، پھر کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔ کھانا کھلانا بڑے ثواب

www.dawateislami.net

کا کام ہے بلکہ مَغْفِرَت واجب کرانے والے کاموں میں سے ایک ہے[1] اگرچہ غنی اور مالدار کو کھلایا جائے اس کا ثواب بہر حال بہت زیادہ ہے۔[2] پھر عُرس کے کھانے کی تو بات ہی کچھ اور ہے کیونکہ وہ نیاز ہے، نیاز کا کھانا ہر ایک کے لیے تبرک ہے، چاہے کھانے والا غریب ہو یا امیر۔ اِس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ عُرس میں عورتوں اور مَردوں کا اِختلاط نہ ہو بلکہ عورتیں مزارات پر آئیں ہی نہیں کہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اس سے منع فرمایا ہے۔[3] عُرس میں صِرف مَرد حضرات شریک ہوں اور سارے کام شریعت کے مُطابق ہوں۔

اَحکامِ شریعت کو چھوڑ کر اپنے آپ کو پہنچا ہوا سمجھنا کیسا؟

سُوال: عُرس کے موقع پر موٹے موٹے دانوں والی تسبیحات گلے میں ڈالنے، سانپ کی طرح زُلفیں لہرانے، لوہے کے کڑے اور کئی کئی انگوٹھیاں پہننے والے آئے ہوئے ملنگ جنہیں لوگ بہت پہنچا ہوا سمجھ رہے ہوتے ہیں، آپ ایسوں کے بارے میں کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟[4]

جواب: بعض جگہ عُرس کے موقع پر مختلف کیمپ لگائے جاتے ہیں، جن میں چرسی بھنگی قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں، جنہوں نے موٹے موٹے دانوں کی تسبیحات گلے میں ڈالی ہوتی ہیں، عورتوں کے بالوں یا سانپ کی طرح ان کی زُلفیں لہرا رہی ہوتی ہیں، کوئی لوہے کے کڑے پہنے ہوئے ہوتا ہے تو کسی نے کئی کئی انگوٹھیاں پہنی ہوئی ہوتی ہیں اور لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ بہت پہنچے ہوئے ہیں، ایسے لوگ پہنچے ہوئے ہی ہوتے ہیں مگر ان کی پہنچ اللہ پاک تک نہیں ہوتی بلکہ یہ شیطان تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، جو ہوش و حواس دُرُست ہونے کے باوجود شریعتِ مُطَہَّرہ کے احکامات کی پابندی نہیں

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: مَغْفِرَت کو واجِب کرنے والے اُمور میں سے کھانا کھلانا اور سَلام کو عام کرنا ہے۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اطعام الطعام، ص۳۷۰، حدیث: ۱۵۸)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۱۲۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۷۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کرتے۔[1] یاد رکھیے! کندھوں سے نیچے بال رکھنا عورتوں کی نقل ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے حرام لکھا ہے۔[2] نیز طرح طرح کی انگوٹھیاں پہننے کا بھی یہی حکم ہے۔ پھر ایسے لوگوں کے یہاں نمازوں کے ٹائم پر "ہو ہو" ہو رہا ہوتا ہے، بھنگ گھوٹی جا رہی ہوتی ہے گویا یہ "لگے دَم تے مٹے غم کماوے دُنیا کھائیں ہم" کے مِصداق ہوتے ہیں۔ اِس قسم کے لوگ عُرس کے موقع پر مزار پر آ رہے ہوتے ہیں، وہاں ان کے تماشا دیکھنے والے بھی ہوتے ہیں، ان کی حالت یہ ہے کہ جتنا مجمع زیادہ ہو گا اتنی ہی زیادہ یہ حرکات کریں گے، نعرے اور کش لگائیں گے۔ جو مشہور مزار ان کو پتا چلتا ہے یہ فوراً وہاں پہنچ جاتے ہیں اور خود کو ملنگ کہلواتے ہیں حالانکہ ان کی وجہ سے مزارات کا تقدُّس پامال ہوتا ہے۔

اصل چیز ختم کرنے کے بجائے بُرائی کو ختم کیجیے

سُوال: عُرس کے موقع پر ایسے نام نہاد ملنگوں کی بے اِحتیاطیوں کی وجہ سے دِیگر لوگوں پر کیا اَثرات پڑتے ہیں؟[3]

جواب: ایسے لوگوں کی حرکات سے بہت بڑا نقصان ہوتا ہے، اس سے وہ لوگ جو سرے سے عُرس کو مانتے ہی نہیں اور مزارات ان کی سمجھ میں نہیں آتے وہ عام لوگوں کو اِس طرح کے تماشے دِکھا کر بد ظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھو! مزارات پر یہ یہ ہوتا ہے لہٰذا مزارات پر نہیں جانا چاہیے۔ مزارات پر اِس طرح کے بھنگڑے اور افراتفری دِکھا کر لوگوں کو بد ظن کرنے والے ذرا غور کریں کہ خانۂ کعبہ کے طواف کے دَوران بیلٹ کٹ جاتے ہیں، اس میں سے ریال نکال لیے جاتے ہیں تو اس کی وجہ سے کیا لوگوں کو یہ کہیں گے کہ طواف مَت کرو؟ میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑاتے ہیں ناک نہیں کاٹتے۔ اِسی طرح مزارات پر جو بُرائیاں ہو رہی ہیں ان بُرائیوں کو

---

1. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۲۷۔ سیِّدُ الطائفہ حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی گئی: "کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اَحکامِ شریعت تو اللہ پاک تک پہنچنے کا ذَریعہ تھے اور ہم پہنچ گئے، اب ہمیں شَریعت کی کیا حاجت؟" فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں، وہ ضَرور پہنچ گئے مگر کہاں تک؟ جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں۔ (پھر اپنے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ میں) اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں، جو نوافل و مُستَحبات مقرر کر دیئے ہیں بے عُذرِ شرعی ان میں کچھ کم نہ کروں۔
(الیواقیت والجواھر، المبحث السادس والعشرون فی بیان... الخ، ۱/ ۲۰۶)

2. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۰۵ ماخوذاً۔

3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ختم کر سکتے ہو تو وہ ختم کرو، مزارات پر جانے سے مَت روکو۔ کیا مَساجد سے جوتے چوری نہیں ہوتے؟ کیا مَساجد میں دِیگر مَسائل نہیں ہوتے؟ مَساجد میں گناہ کرنے والے گناہ نہیں کر رہے ہوتے؟ کیا اِن وُجوہات کی وجہ سے مَساجد کو بھی شہید کرنے کا کہہ دو گے یا لوگوں کو روکو گے کہ مسجد میں مَت جاؤ کیونکہ وہاں یہ سب ہوتا ہے!

ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑانا چاہیے ناک نہیں کٹوانی چاہیے

شادی یعنی نکاح سنَّت ہے لیکن آج کوئی ایسی شادی کر کے دِکھائے جس میں گناہ نہ ہوتے ہوں! تو کیا اس کی وجہ سے شادی چھوڑ دی جائے گی؟ نہیں کیونکہ شادی سنَّت ہے بلکہ میٹھی میٹھی سنَّت ہے اور اس کے بارے میں شریعت کا حکم بھی ہے کہ شادی کی جائے۔ بعض اوقات شادی یعنی نکاح کرنا واجب ہو جاتا ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نکاح نہ کرنا واجب ہوتا ہے اس کے الگ مَسائل ہیں۔ بہر حال شادیوں میں جتنے گناہ ہوتے ہیں اتنے بزرگانِ دِین کے اَعراس میں نہیں ہوتے، اِس کے باوجود شادی سے کوئی کسی کو نہیں روکتا۔ اَعراس میں ہر جگہ گناہ نہیں ہوتے، بے شمار ایسے مزارات ہیں جہاں گناہ نہیں ہوتے جیسے بریلی شریف ہند میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر عُرس ہوتا ہے، آپ وہاں جا کر دیکھ لیں آپ کو ایک عورت بھی نظر نہیں آئے گی۔ میں نے کئی عُرس دیکھے ہیں جو شریعت کے مُطابق ہوتے ہیں۔ بہر حال نہ شادیاں ختم کی جائیں، نہ عُرس ختم ہوں، نہ مَساجد شہید کی جائیں اور نہ ہی مزارات پر جانے سے روکا جائے۔ اِس کا ایک ہی حَل ہے کہ جس چیز میں جو جو بُرائیاں ہوتی ہیں وہ بُرائیاں ختم کر دی جائیں، جو یہ حَل تسلیم نہیں کرتا تو جب اس کی ناک پر مکھی بیٹھے تو وہ پہلے اپنی ناک کٹوائے پھر ہم سے بات کرنے آئے۔

فارغ التحصیل ہونے والے طَلَبا کے لیے امیرِ اہلِ سنَّت کی نصیحتیں

سُوال: فارغ التحصیل ہونے والے طلبا کے لیے کچھ نصیحتیں اِرشاد فرما دیجیے۔ [1]

جواب: بے شک جو علمِ دِین کے زیور سے آراستہ ہے اس کی سجاوٹ اور اس کی زینت کے تو کیا کہنے! یقیناً وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو علمِ دِین کی دولت ملی ہے۔ میرے جو مَدَنی بیٹے فارغ التحصیل ہو رہے ہیں اور ان کی دستار بندی ہے، اللہ

[1] ...... یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کَریم ان سب کو مُبارَک کرے، میں سب کو مُبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یاد رکھیے! زمانے کا دستور ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا، آپ نے دعوتِ اسلامی کا کھایا ہے اور یقیناً کھایا ہے کیونکہ دعوتِ اسلامی نے ہی آپ کو اُستاد فراہم کیے، آپ کو قیام و طعام کی سہولتیں فراہم کیں، اِس کے علاوہ بھی کیا کچھ نہیں دیا، آٹھ سال تک آپ کو سنبھال کر رکھا، گویا ماں باپ کی سی شفقتیں دیں اب آخری سانس تک دعوتِ اسلامی کے گُن گاتے رہیے۔ جب آپ دعوتِ اسلامی کے گُن گائیں گے اور مَدَنی کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ دعوتِ اسلامی مزید ترقی کرے گی۔

دعوتِ اسلامی کا نقصان دَر حقیقت دِین کا نقصان ہے

بعض نادان طلبا اِس طرح کی باتیں کر کے بڑا دِل دُکھاتے ہیں کہ یہ فیصلہ غَلَط ہو گیا ہے، مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کو یوں نہیں کرنا چاہیے تھا، ایسا بالکل نہیں کہنا چاہیے تھا، فُلاں رُکنِ شُوریٰ یوں ہے اور فُلاں یوں ہے وغیرہ وغیرہ۔ بعض طلبا اپنے دَرجات (یعنی کلاسوں) میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ انہوں نے دعوتِ اسلامی کا ایک ٹکے کا کام بھی کبھی نہیں کیا ہوتا، ان کو فیصلوں کا بھی کچھ عِلم نہیں ہوتا بس باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنی زبانیں بند رکھنی چاہئیں، اگر کوئی بات سمجھ میں نہ بھی آئے تو اس کے خلاف بولنا نہیں چاہیے کہ اس سے دِین کا نقصان ہوتا ہے کیونکہ دعوتِ اسلامی دِین کا کام کر رہی ہے تو اس کا نقصان دِین کا نقصان ہے۔ سب طُلَبا اگرچہ ایسا نہیں کرتے لیکن بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی شکایات ملتی ہیں کہ فُلاں اِس طرح کی باتیں کر رہا ہے۔ ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ جو کام بھی شریعت کے مُطابق ہو رہا ہے اس کا آپ ساتھ دیں، آپ خود بھی مَدَنی کام کریں بلکہ آگے بڑھ کر ذِمَّہ داران سے ذِمَّہ داریاں طلب کریں اور ان سے کہیں کہ اگر آپ چاہیں تو ہمیں بھی خدمتِ دِین کا کوئی شعبہ دیں، اگر ذِمَّہ دار کی جگہ خالی نہیں تو میں ویسے ہی خدمتِ دِین کے لیے حاضر ہوں۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصہ لیجیے

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندی سے شرکت کریں، اِسی طرح 12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیں، کسی نہ کسی مسجد میں دَرسِ فیضانِ سنّت جاری کریں۔ اگر دَرس دینے کی بھی جگہ نہیں ہے تو دَرس سنیں اور اُمید ہے سننے کی جگہ مل

www.dawateislami.net

جائے گی۔ بالفرض آپ کو دَرس سننے کی بھی جگہ نہ ملے تو آپ ہم سے رابطہ کریں اِنْ شَآءَ اللہ ہم آپ کو کوئی نہ کوئی جگہ دِلا دیں گے۔ بس آپ دعوتِ اسلامی کو آگے سے آگے بڑھاتے رہیں کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی آپشن بھی نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی دُنیا میں سب سے بڑی تحریک ہے اور یقیناً اہلِ محبت یہ بات تسلیم کرتے ہیں۔

اپنی ذات سے دعوتِ اسلامی کو فائدہ پہنچایئے

دعوتِ اسلامی ایک عظیم تحریک ہے، اسے کسی بھی حوالے سے آپ کی ذات سے نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ آپ نے ہر حال میں اس کو فائدہ ہی پہنچانا ہے تاکہ یہ مزید بڑھتی رہے اور جو بے چارے مسلمان اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں وہ اس کی چھتری کے نیچے آجائیں اور اس کے ذَریعے اپنے ایمان کی حفاظت کریں، اپنے کردار کی اِصلاح کریں اور سنّتیں سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں۔ اگر آپ ان باتوں کو اپنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے گھر، محلے، شہر اور ملک کا ماحول بھی اچھا بنے گا اور اِسلام کو عُروج و تَرقّی ملے گی۔ آپ سب دِین کی خدمت کرتے رہیں۔

اِیصالِ ثواب کے لیے عِلمِ دِین کی اِشاعت میں حصّہ لینا

سُوال: اگر کوئی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اِیصالِ ثواب کے لیے آپ کی نئی تصنیف ”فیضانِ نماز“ تقسیم کرکے عُرسِ اعلیٰ حضرت مَنانا چاہے تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ بھی عُرس مَنانے کا ایک طریقہ ہے کہ اِیصالِ ثواب کے لیے عِلمِ دِین کی اِشاعت میں حصّہ لیا جائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے زندگی بھر عِلمِ دِین کی خدمت کی ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا معمول تھا کہ روزانہ آدھا گھنٹہ آپ کے سرِ مُبارک میں تیل کی مالش ہوتی تھی اور یہ خدمت خود آپ کے شہزادگان کی امی جان کرتی تھیں اور اتنے خوبصورت اَنداز اور آہستگی سے یہ خدمت کرتیں کہ تیل آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے سرِ مُبارک میں جَذب ہو جاتا اور اِس دَوران آپ اپنا جو بھی تحریری کام کر رہے ہوتے وہ بھی بدستور جاری رہتا تھا۔[1] ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن یوں ہی نہیں پکڑا بلکہ آپ کی شخصیت ہی ایسی ہے جس کا دامن پکڑ کر گوہرِ مُراد حاصِل کیا جا سکتا ہے۔ غور کیجیے! آدھا گھنٹہ سر

---

1 ..... سیرتِ اعلیٰ حضرت مع کرامات، ص ۴۳۔

www.dawateislami.net

میں مالش ہو تو ہم کیا کریں گے؟ ہم تو ویسے ہی منہ بند کر کے بیٹھے ہوتے ہیں، گھنٹوں تک فالتو بیٹھ کر گپے مار رہے ہوتے ہیں مگر میرے اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت تھے جن کا ایک سیکنڈ بھی ضائع نہیں ہوتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی اِنتہا درجے کی مَصروفیات

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه دِین کی خدمت میں اِس قدر مَصروف تھے کہ ایک بار کسی نے اپنی انجمن کی سرپرستی کرنے کا عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے کام کریں۔ اِرشاد فرمایا: آپ میرے پاس تشریف لے آئیں اور میرے شَب و روز کا مُعائنہ کریں کہ میں کیا کیا کام کرتا ہوں، اگر کوئی مِنٹ آپ کو فارغ مل جائے تو میں وہ مِنٹ آپ کو دے دوں گا۔[1] یعنی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے پاس ایک منٹ بھی فارغ نہیں ہوتا تھا۔

وہ لکھنے میں کامیاب ہو گئے ہم چھاپنے میں ناکام رہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صِرف فتاویٰ کا مجموعہ 30 جلدوں میں شائع ہوا ہے حالانکہ شروع کے 10 سال کے فتاویٰ تو جمع ہی نہیں ہوئے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ آپ کی کتنی تصنیفات ابھی تک چھپی بھی نہیں ہیں غیر مطبوعہ ہی رہ گئی ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه لکھنے میں کامیاب ہو گئے مگر ہم چھاپنے میں کامیاب نہیں ہوئے، حالانکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اکیلے لکھنے والے تھے اور ہم لاکھوں چھاپنے والے ہیں، اِس کے باوجود ہم ان سے پیچھے رہ گئے۔ یہ واقعی سوچنے کی بات ہے۔

دُنیا بھر میں فیضانِ رضا جاری ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بڑے بڑے عُلَما تیار فرمائے ہیں، آج تک ان کے شاگردوں کے شاگرد ہی چلے آرہے ہیں، یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کے ہزاروں عُلَمائے کِرام كَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام آپ کے شاگرد ہیں اور اس وقت دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہر حال اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو علمِ دِین سے پیار تھا، آپ نے اس کی اِشاعت میں اپنی پوری زندگی وَقف کی ہوئی تھی لہٰذا آپ کے اِیصالِ ثواب کے لیے اگر ہم عِلمِ دِین کی کتاب تقسیم کریں گے تو یہ اِیصالِ ثواب کا بہترین طریقہ ہو گا۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹ / ۱۱۰-۱۱۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا حاجی کو "حاجی" کہنا لازمی ہے؟	15
شادی کے بعد والدین سے الگ ہو جانا کیسا؟	1	داتا گنج بخش کو "داتا" کیوں کہتے ہیں؟	16
ساس اپنی بہو سے بنا کر رکھے ورنہ آزمائش ہو سکتی ہے!	2	داتا دَربار پر حاضری	17
جوان اَولاد سے بگاڑنے کا نقصان	2	توسیع کی غرض سے مسلمانوں کی قبریں مسمار کرنا جائز نہیں	17
بڑھاپا سکون سے گزارنے کا نسخہ	3	داتا دَربار کے اِحاطے میں قبرستان	18
ایک مفید اور دور اندیش مشورہ	3	کیا فِرِشتوں کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟	19
کیا بچے کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟	4	کیا فالج زدہ پر کبوتر کا خون لگانا جائز ہے؟	19
نماز پڑھنے کا ذہن ہو گا تو راہیں خود بخود ہموار ہو جائیں گی	5	کیا موبائل سے قرآنی آیات Delete کرنا قیامت کی نشانی ہے؟	19
بیمار شخص کا بے وُضو نماز پڑھنا کیسا؟	6	کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھنا غیر مسلموں کی مُشابہت ہے؟	20
کیا چھ ماہ کے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟	6	مسئلہ بیان کرنے میں اِحتیاط سے کام لیجیے	20
لین دین کے وقت پڑھا جانے والا بَرَکت کا وَظیفہ	7	"ماحی بدعت" کا مطلب	21
عمل نہ کرنے کے خوف سے علم حاصل نہ کرنا کیسا؟	7	عُرس مَنانے کا بہترین طریقہ	21
اِنسان کے لیے کون سا دِن منحوس ہوتا ہے؟	8	احکامِ شریعت کو چھوڑ کر اپنے آپ کو پہنچا ہوا سمجھنا کیسا؟	22
سینے اور پیٹھ کے بال صاف کرنا کیسا؟	9	اصل چیز ختم کرنے کے بجائے بُرائی کو ختم کیجیے	23
اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی اُمّت کیسے پہچانتی تھی؟	9	ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑانا چاہیے ناک نہیں کٹوانی چاہیے	24
چپل وغیرہ پر مُقدّس نام لکھا ہو تو کیا کریں؟	9	فارغ التحصیل ہونے والے طلبا کے لیے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحتیں	24
ماچس کی ڈِبیا پر کلمۂ طیبہ	10	دعوتِ اسلامی کا نقصان دَر حقیقت دِین کا نقصان ہے	25
پاکستان اسلام کا قلعہ ہے!	11	دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصہ لیجیے	25
پاکستان کو بُرا مت کہو!	11	اپنی ذات سے دعوتِ اسلامی کو فائدہ پہنچایئے	26
دعوتِ اِسلامی کے اِبتدائی دِن	12	اِیصالِ ثواب کے لیے علمِ دِین کی اِشاعت میں حصّہ لینا	26
اپنے ملک کے ساتھ غداری نہیں وفاداری کیجیے	12	اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اِنتہا درجے کی مَصروفیات	27
سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کو دودھ پلانے والی خوش نصیب خواتین	13	وہ لکھنے میں کامیاب ہو گئے ہم چھاپنے میں ناکام رہے	27
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا	14	دُنیا بھر میں فیضانِ رضا جاری ہے	27
اپنے نسب پر فخر کرنا گناہ ہے	15	ماخذ و مراجع	29

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفی عمادی، متوفی ۹۸۲ھ	دار الفکر بیروت
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۱۰ء
مکارم الاخلاق للطبرانی	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الدرر الکامنۃ	شہاب الدین احمد بن علی بن محمد ابن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
شرح سنن ابن ماجہ	ابو عبد اللہ علاؤ الدین مغلطائی بن قلیج بن عبد اللہ، متوفی ۷۶۲ھ	مکۃ المکرمۃ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
سیرۃ حلبیۃ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سبل الھدیٰ والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
الیواقیت والجواھر	امام احمد بن علی الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
سیرتِ اعلیٰ حضرت مع کرامات	علامہ حسنین رضا خان بریلوی	فیضانِ امام احمد رضا لاہور

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور وفکر“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net